مولانا محمد امین دوست حقانی*

بافیض وباعمل عالم اور دارالعلوم دیوبند کے لائق فرزند

حضرت مولانا حاجی غلام حیدر صاحبؒ

۹۔۱۰؍محرم الحرام ۱۴۳۴ھ مطابق ۲۴۔۲۵؍نومبر ۲۰۱۲ء ہفتہ اور اتوار کے درمیانی شب میں تقریباً تین بجے سرزمینِ صوابی کے آخری فاضلِ دیوبند، باکمال وبافیض اور عالم باعمل حضرت مولانا حاجی غلام حیدر صاحب نے تقریباً بیانوے سال کی عمر میں طویلِ علالت کے بعد داعیٔ اجل کو لبیک کہا اور نہ صرف اہلِ خاندان وباشندگانِ صوابی کو، بلکہ ہزاروں شاگردوں، فیض یافتوں، محبین، معتقدین اور سارے علمی حلقے کو سوگوار اور اشک بار کر گئے۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

حدیث شریف میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مبارک نقل کیا گیا ہے کہ" اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے علم کا سرمایہ اس طرح نہیں چھینتا جس طرح کسی سے کوئی چیز اچانک چھین لی جاتی ہے بلکہ علم اس طرح واپس لیتا ہے کہ اہلِ علم کو اپنے پاس بلاتا ہے"۔

دیکھا جائے تو علم کے پھیلاؤ میں کوئی کمی نہیں ہے، لیکن حقیقی علم کہیں نظر نہیں آتا، وہ اہلِ علم جو مرجعیت کی شان رکھتے ہوں انگلیوں پر گنے جاسکتے ہیں۔ افسوس اس کا ہے کہ جو لوگ جارہے ہیں ان کی جگہ لینے والا کوئی نظر نہیں آتا، ویسے بھی کسی کے جانے سے جو خلاء واقع ہوتا ہے وہ کوئی دوسرا پُر نہیں کرتا، کم از کم اہلِ علم کے متعلق یہ مقولہ بالکل حقیقت پر مبنی ہے۔

؎ مضت الدهور وماالتين بمثلهم　　　ولقد اتى فعجزن عن نظرائهم

میرے ناقص خیال کے مطابق اکابر اور بزرگوں کے ساتھ عقیدت اور ان کے وفات پر سوگ منانے کی اصلی اور حقیقی صورت یہ ہے کہ اس مشن اور تحریک کو زندہ رکھا جائے اور اس کو آگے بڑھایا جائے جس کے لئے اس حیاتِ مستعار میں اکابرین کی جانیں وقف تھیں اور تن کے لہو سے اس کی آبیاری کی تھی۔ اور یہ جب ہی ممکن ہے کہ اکابر کی

* مہتمم جامعہ تعلیم الاسلام لاہور صوابی

مبارک زندگیوں کا ہر ہر پہلو پیش نظر ہو اور آدمی اس سے باخبر ہو۔ یہی وجہ ہے کہ امت مسلمہ نے اکابر و اسلاف کے حالات زندگی اور سوانح کو محفوظ رکھنے کا خصوصی طور پر اہتمام کیا ہے تاکہ آئندہ نسلوں کے لئے اُسوۂ حسنہ ثابت ہوں۔

بندہ نے ایک مجلس میں حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے انکے حالاتِ زندگی، دیوبند میں بیتے ہوئے دنوں اور فراغت کے بعد وطنِ عزیز پاکستان آنے کے بارے میں دریافت کیا۔ چند دنوں بعد حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بندہ کو چند صفحات پر مشتمل ایک خودنوشت داستانِ حیات مرحمت فرمائی جو آج تک بندہ کی ڈائری میں محفوظ ہے اور حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال پُر ملال کے موقع پر منظرِ عام پر لانے کیلئے پیشِ خدمت ہے۔ (بندہ محمد امین دوست لاہوری، یکے از وابستہ گان حضرت حاجی صاحبؒ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام ونسب:......غلام حیدر بن رحیم شاہؒ بن محبوب شاہؒ بن نسیم شاہؒ بن محمد سلیم شاہ (عرف شیخ بابا) لاہور۔

تاریخ پیدائش:......۱۵ر دسمبر ۱۹۲۱ء۔

دس اپریل ۱۹۲۶ء کو مڈل سکول لاہور میں داخلہ لیا۔ مارچ ۱۹۳۲ء کو مڈل پاس کیا جبکہ اسی دوران میں نے اپنے والد ماجدؒ سے ناظرہ قرآن مجید پڑھا اور تجوید کی کیونکہ والدِ محترم زہد وتقویٰ کے علاوہ بہترین قاری بھی تھے۔

اپریل ۱۹۳۲ء کو زیدہ میں ساتویں جماعت کیلئے داخلہ لیا اور مارچ ۱۹۳۴ء میں مڈل پاس کیا۔ مڈل پاس کر کے تقریباً چھ ماہ تک خلاصہ کیدانی، منیۃ المصلی اپنے گاؤں کے تبحر اور زہد وتقویٰ کے مجسمہ مولانا سید محمد شاہؒ سے اور قدوری حضرت العلامہ سید ذوالنور شاہ صاحبؒ سے پڑھی۔ علاوہ ازیں میں نے از خود گلستان، بوستان تصانیف سعدیؒ اور تحفۂ شیخ فریدالدین عطارؒ، گنج (کریما ونام حق) مطالعہ کیں۔ کیونکہ میں خود فارسی مڈل فارغ تھا۔

اس کے بعد موضع میاں ڈھیری ضلع صوابی کے مولانا سید عمر باچہ صاحبؒ جو کہ روحانی پیشوا اور صاحب کشف وکرامات تھے۔ سے صرف ونحو کی ابتدائی کتابیں ڈیڑھ سال میں پڑھیں۔ اس کے بعد علاقہ چھچھ کے موضع حیدر میں حضرت العلامہ مولانا عبدالحکیم صاحبؒ جو کہ علم وعمل کے پیکر جن کے حق میں علمائے چھچھ کہا کرتے تھے ''علم وعمل کے پیکر، تصوف کے امام اور گشتی کتب خانہ ہیں۔ ان سے زرّادی، زنجانی، مراح الارواح، ہدایۃ النحو، کافیہ، کنز الدقائق اور اصول شاشی پڑھیں۔

۱۹۳۷ء کو گوجرانوالہ جامع مسجد مدرسہ انوار العلوم میں داخلہ لیا۔ جہاں شرح جامی، منطق کی کتابیں سلم العلوم تک، فقہ میں ہدایہ اولین وآخرین اصولِ فقہ میں نور الانوار، حسامی اور توضیح تلویح تفسیر میں جلالین، حدیث میں مشکوٰۃ شریف، ادب میں مقامات تک کی کتابیں مولانا عبدالقدیرؒ سے پڑھیں۔ موصوف علاقہ چھچھ کے موضع مومن پور زند

جلالیہ غرغشتی کے تھے تبحر عالم ہونے کے علاوہ چوٹی کے زاہد و عابد تھے۔انور شاہ کشمیریؒ کے شاگرد خاص تھے۔حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کے ساتھ ڈابھیل میں مدرس رہے تھے۔حضرت شیخ الحدیث مولانا نصیر الدین غرغشتویؒ کے وفات پرانہیں کے مسند پرشیخ الحدیث تھے۔

مدرسہ انوار العلوم گوجرانوالہ سے حضرت العلامہ عبدالقدیر صاحبؒ کی اجازت سے اور قابلِ احترم مہربانم مولانا محمد سرفراز صفدر صاحب جو کہ آجکل گوجرانوالہ کے نصرۃ العلوم مدرسہ کے شیخ الحدیث ہیں، کئی کتابوں اور رسالوں کے مصنف بھی ہیں ۔کے مشورے سے دارالعلوم دیوبند میں دورۂ حدیث کے لئے داخلہ لینے گیا (حضرت مولانا صفدر صاحبؒ اب دنیا سے رحلت فرما چکے ہیں طاب الله ثراه و جعل الجنة مثواه)۔چنانچہ داخلے کا امتحان مولانا اعزاز علیؒ جو کہ شیخ الادب والفقہ تھے اور امتحان لینے میں سخت گیر معروف تھے۔نے مقامات، میبذی اور جلالین میں لی اور پاس قرار دیتے ہوئے دورۂ حدیث میں شرکت کی اجازت فرمائی۔

۱۹۴۱ء مطابق ۱۲ رشوال ۱۳۶۲ھ کو دارالعلوم دیوبند کا داخلہ لیا اور دورۂ حدیث پڑھکر ۱۹۴۲ء مطابق شعبان ر ۱۳۶۳ھ کو وطنِ عزیز لاہور ضلع مردان واپس ہوا۔میرے دیوبند کے سند کا نمبر "۴۱۱۴" ہے۔

☆اسمائے گرامی حضرات مدرسین کرامؒ جن سے میں نے دورۂ حدیث پڑھا:

بخاری شریف شروع شروع میں مولانا حافظ الحدیث عبد الرحمٰن امروھوی صاحبؒ سے پڑھی لیکن ضعیف العمری کی وجہ سے کماحقہ پڑھائی سے قاصر تھے۔اس لئے انہوں نے جناب مولنا قاری محمد طیبؒ مہتمم دارالعلوم دیوبند سے فرمایا کہ میں ضعیف العمر ہوں کماحقہ پڑھائی سے قاصر ہوں لہذا میری جگہ کسی دوسرے صاحب کی تقرری فرمائیں تاکہ طلبہ کا وقت ضائع نہ ہو۔

چنانچہ قاری صاحبؒ موصوف نے جیل سے حضرت العلامہ سید حسین احمد مدنیؒ سے سفارش نامہ یا حکم نامہ بنام حضرت العلامہ مولانا فخر الدین مرادآبادیؒ حاصل کر کے مرادآباد گئے اور مولانا مذکور کو دیوبند لے آئے۔اور بخاری شریف کا درس شروع کیا اور آخر تک دیوبند کے شیخ الحدیث رہے۔اس طرح میرے بخاری میں دو شیوخ ہوئے:

(۱) حضرت العلامہ حافظ الحدیث مولانا عبد الرحمٰن امروھوی رحمۃ اللہ علیہ۔

(۲) جناب حضرت العلامہ مولانا فخر الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ۔

مسلم شریف حضرت مولانا شبیر احمد دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ، ترمذی شریف حضرت العلامہ شیخ الادب والفقہ اعزاز علی امروھوی رحمۃ اللہ علیہ، ابوداؤد شریف شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ، طحاوی شریف حضرت العلامہ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب اکوڑوی رحمۃ اللہ علیہ اور مؤطا امام مالک و مؤطا امام محمد حضرت العلامہ مولنا سید نافع گل صاحب زیارت کاکا صاحب رحمۃ اللہ سے پڑھیں۔

اے اللہ! میرے تمام اساتذۂ کرام پر اپنی شان کے مناسب رحم فرما۔ انکے درجات بلند فرما۔ اے اللہ! مجھے انکے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔ میری گناہوں سے درگذر فرما۔ خاتمہ بالایمان فرما۔ (امین یارب العلمین)

لاہور ضلع مردان ۱۹۴۲ء مطابق ۱۳۶۳ھ کو جب واپس آیا تو ۱۰ رشوال ۱۳۶۳ھ کو مسجدِ شیخان میں تدریس شروع کی۔ چونکہ اس زمانے میں دینی مدارس نہ تھے اور نہ جماعت بندی و درجہ بندی تھی۔ اس لئے درسِ نظامی کے متفرق کتابیں تین سال تک مسلسل پڑھائیں۔

عاشقِ رسول ﷺ الحاج محمد امین صاحبؒ جنہوں نے ضلع مردان تحصیل صوابی (صوابی اب ایک مستقل ضلع ہے) کے کئی قصبات میں دینی ادارے (اسلامی پرائمری سکول) جن میں انجمنِ حمایت اسلام سلسلۂ قدیم کا نصاب اور مفتی کفایت اللہ صاحبؒ کے تعلیم الاسلام کے رسائل پڑھائے جاتے تھے۔ ان میں نواں کلی، اسوٹا، سلیم خان، مانیری بالا، صوابی، زیدہ، ٹھنڈہ، لاہور، تورڈھیر اور جلبئ زیادہ معروف تھے۔ حاجی صاحب موصوف نے جب اس دینی ادارے (اسلامی پرائمری سکول) کی بنیاد رکھنی چاہی تو موضع لاہور کے علماء کرام، مشران اور بااثر لوگوں کی مشورہ سے مسودہ تیار کیا گیا۔ تو حاجی صاحب موصوف اور علماء کرام لاہور اور مشران نے اسی ادارے میں مجھ سے دینی خدمات انجام دینے کی پیشکش کی۔ جسے قبول کر کے ۱۹۴۴ء میں یہی ادارہ وجود میں آیا۔

پاکستان بننے کے بعد دیگر ادارے مختلف وجوہات سے ختم کئے گئے۔ صرف یہی لاہور کا ادارہ باقی رہا۔ جبکہ یہ ادارہ بھی حکومت کی مداخلت کی وجہ سے ختم ہوا اور یکم ستمبر ۱۹۸۴ء کو حکومت نے اپنی تحویل میں لیا۔ مدرسہ ۱۹۴۴ء سے ۱۹۸۴ء تک چالیس برس رہا اور بندہ آخر تک اسی ادارے کا خادم رہا۔

☆ وہ اکابرین جن سے ملاقات ہوئی اور زبانی استفادہ کیا:

(۱) شیخ الحدیث حضرت مولانا نصیر الدین غورغشتوی صاحبؒ علاقہ چھچھ۔

(۲) شیخ التفسیر حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔

(۳) حضرت مولانا مفتی اعظم مفتی کفایت اللہ دھلوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔

(۴) حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ۔

(۵) حضرت مولانا شیخ التفسیر عبید اللہ سندھی صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔

(۶) شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ سہارن پور۔

(۷) تبلیغی جماعت کے بانی حضرت مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ دھلی۔

(۸) عاشقِ رسول ﷺ جماعت احرار کے بانی سید عطاء اللہ شاہ بخاری صاحبؒ، جنکے قرآن سننے کیلئے غیر مسلم حاضر ہوتے تھے۔

(۹) حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔

(۱۰) حضرت مولانا حفظ الرحمان سیوہاروی رحمۃ اللہ علیہ۔

(۱۱) حضرت العلامہ شمس الحق افغانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔

(۱۲) حضرت مولانا مفتی محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔

(۱۳) مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ۔

(۱۴) حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ، سواڑیاں مردان۔

(۱۵) شیخ التفسیر حضرت مولانا عبدالہادی صاحب رحمۃ اللہ علیہ، شاہ منصور۔

(۱۶) حضرت مولانا شیخ التفسیر والحدیث قاضی محمد زاھد الحسینی رحمۃ اللہ علیہ، اٹک۔ موصوف طریقت میں حضرت احمد علیؒ کے بیعت شدہ اور خلیفہ مجاز تھے۔ نیز حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے شاگرد اور خلیفہ مجاز تھے۔

(۱۷) صاحب البیان والبنان حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ مہتمم دارالعلوم دیوبند۔

﴿رحمهم الله تعالى اجمعين﴾

آخری وصیت:

میں اپنے شاگردوں اور متعلقین کو علوم دینیہ سے وابستہ رہنے اور اشاعتِ دین اور اپنے لئے رضائے الٰہی کے لئے وصیت کرتا ہوں۔

اشاعتِ دین کیلئے شیخ سعدیؒ نے کیا خوب فرمایا:

شخصے بمدرسہ آمد ز خانقاہ ۔۔۔ بشکست صحبت اہل طریق را
گفتم میاں عالم و عابد چہ فرق بود ۔۔۔ تا کردی اختیار از اں ایں فریق را
گفت او گلیم خویش بدر میبرد ز موج ۔۔۔ دین جہد میکند کہ بگیرد غریق را

طلباء کیلئے توجہ طلب چیز:

شكوت الى وكيع سوء حفظى ۔۔۔ فاوصانى الى ترك المعاصى
فان العلم نور من الله ۔۔۔ ونور الله لايعطىٰ لعاص

وصلى الله تعالىٰ على خير خلقه محمد واله واصحابه اجمعين

قدمات قوم وما ماتت مكارمهم ۔۔۔ وعاش قوم وهم فى الناس اموات